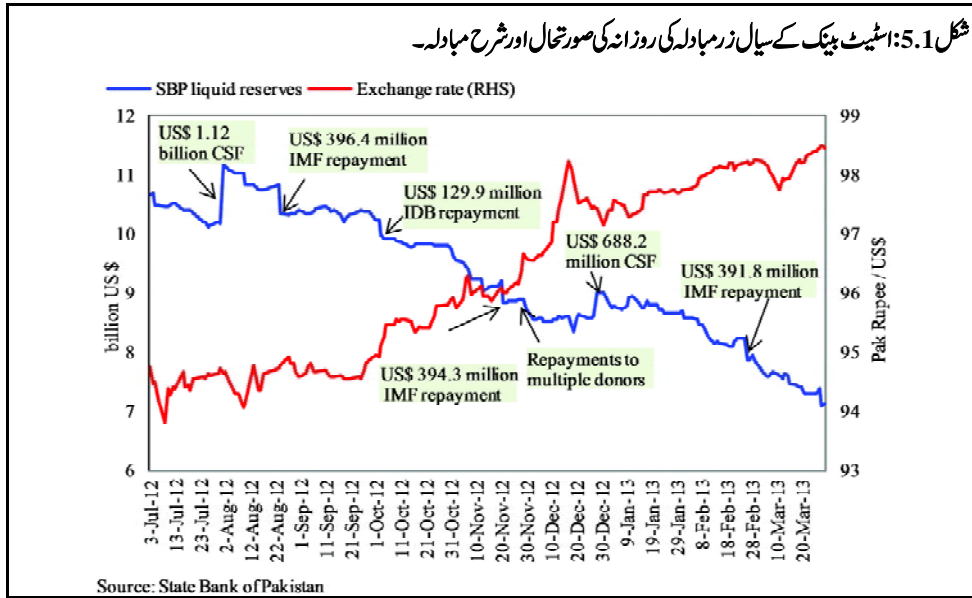


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جولائی تا مارچ م س 13ء میں پاکستان کا مجموعی بیرونی خسارہ 1.8 ارب ڈالر تھا جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 0.9 ارب ڈالر بہتر تھا۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں م س 13ء کی پوری مدت کے دوران کمی واقع ہوتی رہی (شکل 5.1)۔ م س 13ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کو قرضے کی مد میں 743.7 ملین ڈالر کی ادائیگیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر کی سطح میں کمی واقع ہوئی۔¹ برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری بحال نہ ہو سکیں اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں سال بسال 5.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جو یکبارگی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ، م س 13ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر ہو گیا اور شرح مبادلہ پورے م س 13ء کے دوران دباؤ کا شکار رہی۔



اس وقت پاکستان کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر درآمدات اور قلیل المیعاد قرضے کی کوریج کے حوالے سے کفایت کے عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہیں (سیکشن 5.4)۔ تاہم آئی ایم ایف کو آئندہ چند ماہ کے دوران طے شدہ ادائیگیوں سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑے گا۔ مارکیٹ کے رجحانات میں کبھی کبھار تغیر آتا ہے، جیسا کہ غیر رسمی اضافت سے ظاہر ہے (سیکشن 5.5)۔

جاری کھاتے کو مستحکم بنانے کے لیے کسی بھی پالیسی اقدام سے قبل اس حقیقت کا ادراک کیا جانا چاہیے کہ یہ مسئلہ جاری کھاتے سے نہیں بلکہ مالی

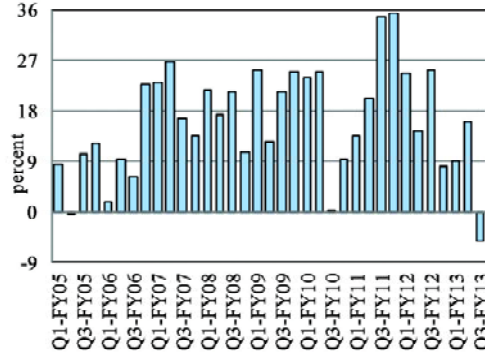
¹ م س 13ء کی تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو اصل رقم کی مجموعی ادائیگیاں، بشمول میزانیہ اعانت 720.1 ملین ڈالر ہے۔

جدول 5.1: ادائیگیوں کے توازن کا خلاصہ										
ارب ڈالر										
مطلق	جولائی تا مارچ	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	12 م	13 م	12 م	13 م	12 م	13 م
فرق	13 م	12 م	13 م	12 م	13 م	12 م	13 م	12 م	13 م	12 م
I۔ جاری کھاتے کا توازن	-1.4	0.3	-1.0	-0.2	-0.6	-1.3	-3.0	-1.1	2.0	
الف۔ تجارتی توازن	-4.2	-3.7	-3.8	-4.1	-3.8	-3.6	-11.8	-11.3	0.5	
برآمدات	6.1	6.0	5.9	6.1	6.3	6.3	18.3	18.3	0.0	
درآمدات	10.4	9.7	9.7	10.1	10.1	9.8	30.2	29.6	-0.6	
ب۔ خدمات	-0.7	0.2	-0.6	0.0	-0.7	-0.6	-2.1	-0.4	1.7	
جس کی: لاجسٹک سپورٹ	0.0	1.1	0.0	0.7	0.0	0.0	0.0	1.8	1.8	
ج۔ آمدنی کا کھاتہ	-0.7	-0.7	-0.9	-1.1	-0.7	-0.9	-2.3	-2.7	-0.4	
ادائیگیاں، بشمول:										
آئل کمپنیوں کی جانب سے منافع کی رقم کی وطن منتقلی	0.3	0.4	0.4	0.4	0.4	0.5	1.1	1.3	0.2	
بیرونی قرضے، بشمول آئی ایم ایف کے قرضے پر گاہے بگاہے سود	0.2	0.1	0.3	0.2	0.1	0.5	0.5	0.5	0.0	
د۔ جاری منتقلیاں	4.3	4.5	4.3	5.0	4.6	3.8	13.2	13.3	0.1	
جس کے: بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی جانے والی ترسیلات زر	3.3	3.6	3.0	3.5	3.4	3.2	9.7	10.4	0.6	
II۔ سرمایہ کھاتہ	0.0	0.0	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.2	0.0	
III۔ مالی کھاتہ	0.6	0.0	-0.3	-0.6	0.1	0.0	0.4	-0.6	-1.0	
(i) خالص بیرونی سرمایہ کاری	0.2	0.2	0.1	0.4	0.1	-0.1	0.4	0.6	0.2	
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (خالص)	0.2	0.1	0.3	0.4	0.1	-0.1	0.5	0.4	-0.1	
جزدانی	0.0	0.1	-0.1	0.0	0.0	0.0	-0.1	0.2	0.3	
(ii) خالص قرضے کا بہاؤ	0.0	0.0	0.4	-0.1	-0.1	-0.2	0.3	-0.3	-0.6	
فراہمی	0.5	0.4	0.8	0.6	0.4	0.4	1.7	1.4	-0.3	
قسط وادار ادائیگی	0.5	0.5	0.4	0.6	0.5	0.6	1.4	1.7	0.3	
(iii) سرکاری معاوضت	-0.1	0.0	0.0	0.0	0.0	-0.1	-0.1	-0.1	0.0	
(iv) دیگر	0.5	-0.2	-0.8	-1.0	0.1	0.4	-0.2	-0.8	-0.6	
IV۔ بھول چوک اور فروگزاشت	0.0	-0.4	0.3	0.1	-0.4	0.1	-0.2	-0.3	-0.1	
V۔ مجموعی توازن	-0.8	0.0	-1.0	-0.6	-0.9	-1.2	-2.7	-1.8	0.9	
ماخذ بینک دولت پاکستان										

کھاتے سے پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص، ایک ایسے پس منظر میں جہاں عدم توازن بنیادی طور پر ادائیگی قرض اور سرمایہ کاری تقریباً ناپید ہونے کے سبب جنم لے رہا ہو، وہاں استحکام کی روایتی پالیسیاں مؤثر ثابت نہیں ہو سکتیں۔ طلب کے دباؤ کے سبب، خصوصاً ایسی حالت میں جب درآمدات پہلے ہی کم ہو رہی ہوں اور برآمدات کمزور عالمی معیشت سے متاثر ہو رہی ہوں معاشی نمو کی سطح جو پہلے ہی کم ہے، مزید کم ہو سکتی ہے اور ملک پر ادائیگی قرض کا بوجھ بڑھ سکتا ہے۔

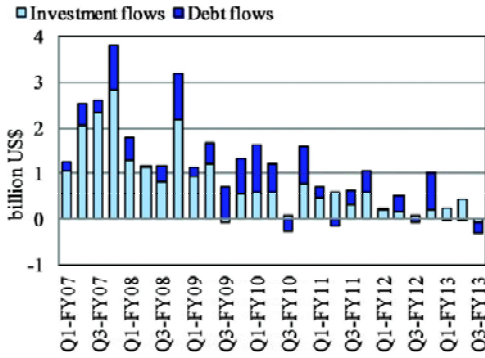
اگرچہ قلیل مدت میں بیرونی امداد درکار ہو سکتی ہے، تاہم طویل المدت سرمائے کی آمد (اور جاری کھاتے میں نمایاں فاضل) صرف ایسی ساختی تبدیلیوں سے ممکن ہوگی جو عوامی خدمات کی فراہمی اور انفراسٹرکچر بہتر بنانے، مسابقت، شفافیت اور استعداد کے فروغ اور مالی وسائل کے

شکل 5.2: ترسیلات زر میں سال بسال نمو



Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.3: سہ ماہی مالی بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan

غیر پیداواری استعمال کو کم سے کم کر کے ضروری مالی گنجائش پیدا کریں۔ اسٹیٹ بینک نے بار بار ایسی حتمی ساختی اصلاحات پر زور دیا ہے تاکہ مالیاتی اور بیرونی عدم توازن، دونوں کو کم کیا جاسکے۔

5.2 جاری کھاتے، ترسیلات زر کمزور

ہوتی ہیں تو خسارہ بڑھتا ہے

جاری کھاتے، جس میں مہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں فاضل اور دوسری سہ ماہی میں نامیہ خسارہ ریکارڈ کیا گیا تھا، تیسری سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر ہو گیا (جدول 5.1)۔ تاہم مہ م 13ء کی جولائی تا مارچ کی مدت کے لیے جاری کھاتے کا مجموعی خسارہ 1.1 ارب ڈالر تھا، اس کے باوجود یہ گزشتہ سال ریکارڈ کیے گئے خسارے کے نصف سے بھی کم ہے۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ مہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقم کی آمد تھی۔

مہ م 13ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا نسبتاً بڑا خسارہ ترسیلات زر میں کمی کے سبب تھا۔ یہ مہ م 05ء کی دوسری سہ ماہی سے اب تک کسی سہ ماہی

کے دوران ترسیلات زر میں پہلی سال بسال کی تھی (شکل 5.2) اور اسے بنیادی طور پر حکومت کی جانب سے متعلقہ اداروں کو داخلی ترسیلات زر پر ٹیلی گرافک ٹرانسفر کے اخراجات کی ادائیگی میں طویل تاخیر سے منسوب کیا جاسکتا ہے²۔

5.3 مالی اور سرمایہ کھاتہ

مہ م 13ء میں مالی اور سرمایہ کھاتے دباؤ میں رہے۔ پاکستان انتخابات سے منسلک غیر یقینی صورتحال نیز مجموعی معیشت کے ممکنہ خطرات کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری حاصل نہیں کر سکا۔ مہ م 13ء کی تیسری سہ ماہی میں براہ راست خالص بیرونی سرمایہ کاری کا اخراج بنیادی طور پر پاکستان کی ایک بڑی کیمیکل بنانے والی کمپنی سے بے سرمایہ کاری اور ایک سیلولر فرم کی جانب سے قرضے کی مدد میں بھاری ادائیگیوں کو ظاہر کرتا ہے (شکل 5.3)۔ جزو دانی

² قانونی ذرائع سے ترسیلات زر بھیجنے کے لیے بیرون ملک پاکستانیوں کی حوصلہ افزائی کی غرض سے حکومت پاکستان اس ٹی ٹی لاگت کی جزوی ادائیگی کرتی ہے جو بینکوں کو پاکستان میں زر کی منتقلی کے لیے برداشت کرنی پڑتی ہے۔ 100 ڈالر سے زائد کی ہر ترسیل پر حکومت متعلقہ بینک کو 25 سعودی ریال ادا کرتی ہے جس سے ان کے ہملہ اخراجات جزوی طور پر بے ہو جاتے ہیں۔ حکومت بیرون ملک کام کرنے والے بینکوں کو گزشتہ 13 ماہ سے ادائیگی نہیں کر پارہی تھی۔

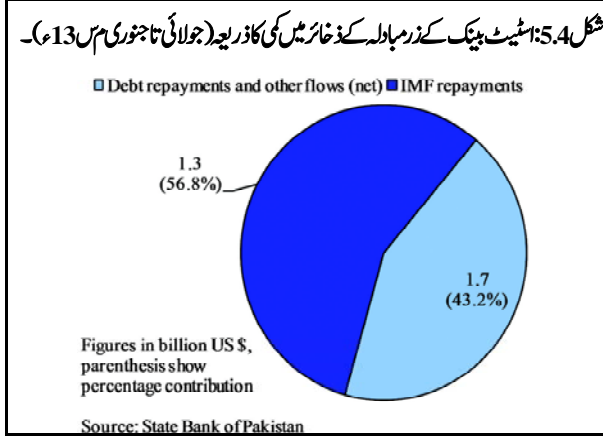
جدول 5.2: زرمبادلہ کے ذخائر کی حیثیت ترکیبی					
ملین ڈالر					
م 13ء		م 12ء			
مارچ	دسمبر	نمبر	جون	مارچ	
3,311	3,433	3,679	3,311	3,442	الف۔ سونا
7,147	9,028	10,410	10,856	12,075	ب۔ اسٹیٹ بینک کی زیر تحویل زرمبادلہ کے ذخائر
875	924	953	966	1023	ب۔ (i) ایس ڈی آر
21	41	52	53	241	ب۔ (ii) زیر تحویل نقد زرمبادلہ کے ذخائر
6,251	8,064	9,406	9,837	10,812	ب۔ (iii) نوٹرو علاوہ مطلوبہ نقد محفوظ
5,139	5,376	5,408	5,175	5,561	ج۔ کمرشل بینکوں کی زیر تحویل زرمبادلہ کے ذخائر
5,764	5,608	5,618	5,557	5,707	ج۔ (i) ایف ای 25
-655	-264	-256	-456	-231	ج۔ (ii) تجارتی نوٹرو
30	32	46	74	85	ج۔ (iii) بیرون ملک رکھوائی گئی ماسوا ایف ای 25
2,601	2,445	2,848	2,849	3,133	د۔ کمرشل بینکوں کا زرمبادلہ کے ذخائر کا استعمال
641	736	1053	1072	991	د۔ (i) تجارتی قرضہ
107	88	90	81	78	د۔ (ii) پاکستان میں رکھوائی گئی ایف ای 25 امانتیں
1,853	1,621	1,705	1,696	2,064	د۔ (iii) دیگر
7,126	8,988	10,359	10,803	11,835	ح۔ اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر (ب + i + iii)
7,147	9,028	10,410	10,856	12,075	و۔ اسٹیٹ بینک کی زیر تحویل سیال زرمبادلہ کے ذخائر اور نقد
5,124	4,872	4,564	4,485	4,716	ز۔ کمرشل بینکوں کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر (i - ii)
2,538	2,931	2,559	2,326	2,428	س۔ کمرشل بینکوں کے مجموعی زرمبادلہ کے ذخائر (ج - د)
12,250	13,860	14,924	15,288	16,551	ش۔ مجموعی سیال زرمبادلہ کے ذخائر (ح + ز)
12,996	15,392	16,649	16,493	17,946	ص۔ مجموعی زرمبادلہ کے ذخائر (الف + ر + س)

ماخذ: شماریاتی بلیٹن، اسٹیٹ بینک

سرمایہ کاری میں بھی ایکویٹی مارکیٹ میں تیزی کے باوجود کمی واقع ہوئی۔ ایک کثیر القومی ایف ایم ایس جی (FMCG) یونیورسٹی نے حال ہی میں باقی ماندہ مالی سال کے دوران کراچی اسٹاک ایکسچینج میں اپنے حصص (500 ملین ڈالر سے زائد مالیت کے) دوبارہ خریدنے کے اپنے منصوبے منکشف کیے ہیں۔ اس سے چوتھی سہ ماہی میں براہ راست سرمایہ کاری کو تقویت ملنے کی توقع ہے لیکن اس آمد کا ایک جزو واپس چلے جانے کا امکان ہے۔

5.4 زرمبادلہ کے ذخائر

ملک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں کمی نے م 13ء کی تیسری سہ ماہی میں رفتار پکڑی۔ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں م 13ء کی جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران 3.04 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی، جس میں سے 1.6 ارب ڈالر کی کمی صرف م 13ء کی تیسری سہ ماہی میں میں دیکھی گئی۔ یہ کمی اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مرکوز رہی کیونکہ کمرشل بینکوں کی زیر تحویل زرمبادلہ کے ذخائر (سیال) میں اس عرصے کے دوران اضافہ ہوا (جدول 5.2)۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بیشتر کمی کا سبب آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی ہے، جو م 13ء کی جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران مجموعی طور پر 2.1 ارب ڈالر ہو گئی (شکل 5.4)۔ مارکیٹ کی توقعات پوری کرنے نیز مارکیٹ کی



رواں کارکردگی کے لیے درکار معاونت بھی نمایاں تھی۔ تاہم واضح رہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے باوجود ذخائر کی کفایت کی پیمائش عالمی معیارات سے بلند رہی:

(i) کافی درآمدی تحفظ:

عالمی معیارات کے مطابق کسی ملک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر تین ماہ کی درآمدات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی ہونے چاہئیں۔ اس معیار کے مطابق پاکستان کے سیال

زرمبادلہ کے ذخائر کافی معلوم ہوتے ہیں (جدول 5.3)۔ درحقیقت آئی ایم ایف کو آئندہ سہ ماہی کے لیے قرضوں کی ادائیگی کے بعد بھی کافی درآمدی تحفظ حاصل ہوگا۔

جدول 5.3: زرمبادلہ کے ذخائر کی کفایت کے اظہار پر					
مئی 2013ء			مئی 2012ء		
مارچ	دسمبر	ستمبر	جون	مارچ	
درآمد پر مبنی کفایت					
16.0	18.0	19.6	19.7	21.6	درآمدی ہفتوں کے مطابق سیال زرمبادلہ کے ذخائر
109.9	141.4	147.2	158.3	160.8	آئندہ 3 ماہ کی متوقع درآمدات کے فیصد کے مطابق سیال زرمبادلہ کے ذخائر ☆
101.5	131.6	142.0	153.7	155.3	آئی ایم ایف کو آئندہ 3 ماہ کی ادائیگیوں کی مطابقت کے بعد
63.9	91.7	102.2	111.9	115.0	آئندہ 3 ماہ کی متوقع درآمدات کے فیصد کے مطابق اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر
46.0	49.7	45.0	46.4	45.8	آئندہ 3 ماہ کی متوقع درآمدات کے فیصد کے مطابق کرنل بینکوں کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر
قرض پر مبنی کفایت					
11.8	10.0	11.3	10.6	8.6	سیال زرمبادلہ کے فیصد کے مطابق قلیل المیعاد
20.3	15.4	16.3	14.9	12.1	اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے فیصد کے مطابق قلیل المیعاد
13.1	7.0	7.0	4.1	4.8	آئندہ سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے فیصد کے مطابق ادائیگیاں
33.4	22.5	23.3	19.0	16.9	قلیل المیعاد قرضے + آئی ایم ایف کو اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے فیصد کے مطابق ادائیگیاں
دھرمے اظہار پر					
21.8	11.1	9.0	21.1	12.5	قلیل المیعاد قرضہ + جاری کھاتے کا خسارہ / سیال زرمبادلہ کے ذخائر (فیصد)
37.4	17.2	13.0	29.9	17.5	قلیل المیعاد قرضہ + جاری کھاتے کا خسارہ / اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر (فیصد)
NA	216.6	238.0	246.3	268.6	مرکب اشاریہ (کلدار) کے فیصد کے مطابق سیال زرمبادلہ کے ذخائر ☆ ☆
NA	140.4	165.2	174.0	192.0	مرکب اشاریہ (کلدار) کے فیصد کے مطابق اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر ☆ ☆
NA	114.2	126.5	130.6	141.8	مرکب اشاریہ (مقررہ) کے فیصد کے مطابق سیال زرمبادلہ کے ذخائر ☆ ☆
☆ اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر مبنی باکس 5.1 ملاحظہ کریں ☆ ☆					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

(ii) قلیل المیعاد قرضے کا تحفظ بھی حاصل ہے:

پاکستان کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر قلیل المیعاد قرضے (سرکاری اور نجی، دونوں) کے اسٹاک سے 10 گنا زیادہ ہیں۔ عالمی معیارات کے مطابق کسی ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کم از کم قلیل المیعاد قرضے کے حجم کے برابر ہونے چاہئیں۔

(iii) مخلوط تحفظ:

آئی ایم ایف نے حال ہی میں زرمبادلہ کی موزونیت معلوم کرنے کے لیے ایک پیمانہ (metric) تجویز کیا ہے جس میں زرمبادلہ کے ممکنہ اخراج کے مختلف ذرائع (یعنی برآمدات میں کمی کا خطرہ، قلیل المیعاد قرضے اور دیگر جزو دانی واجبات) شامل ہیں (پاکس 5.1)۔ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر مجوزہ پیمانے کی سفارش کردہ 100 تا 150 فیصد کی حد کے اندر آتے ہیں۔

پاکس 5.1: زرمبادلہ کی موزونیت کے مختلط اظہار ہے

متعدد ملک اپنے زرمبادلہ کی موزونیت جانچنے کے لیے روایتی پیمانے استعمال کر رہے ہیں۔ ان پیمانوں میں تین ماہ کی درآمدات کا تحفظ اور قلیل المیعاد قرضے کے مکمل تحفظ جیسے سادہ قواعد شامل ہیں۔ اگرچہ یہ پیمانے معقول ہیں اور ان پر عمل کرنا آسان ہے، مگر یہ بیرونی شیعے کی ضرورت پڑنے کی ایک خاص ذریعے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ تاہم بیرونی کھاتے پر دباؤ مختلف ذرائع، بشمول درآمدات، برآمدات میں غیر متوقع کمی، سرمائے کی منتقلی اور قرضے کی ادائیگیوں سے آسکتا ہے۔ چنانچہ ایک ایسا پیمانہ وضع کرنے کی ضرورت تھی، جو ان بیشتر کمزوریوں کی نشاندہی کرے جن کا مختلف ممالک کو سامنا ہے اور اس پیمانے کے تحت زرمبادلہ کے ذخائر کی ایک مخصوص سطح تجویز کرے۔

ایک ایسا پیمانہ وضع کرنا دو سطحوں پر مشتمل عمل تھا۔ پہلے مرحلے میں ادائیگیوں کے توازن پر مختلف ذرائع سے دباؤ سے منسلک خطرات کی سطحوں کا تعین کیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں اس امر کا تعین کرنے کے لیے کہ اس بہ وزن خطرہ پیکائش سے تحفظ کے لیے کتنے ذخائر درکار ہو سکتے ہیں، شواہد پر غور کیا گیا۔ بلاشبہ، ہر ملک کو اپنی ادائیگیوں کے توازن کے سلسلے میں خطرات کے مختلف عوامل کا سامنا ہے، جس کا دارو مدار مالی استحکام، تجارت کی آزادی کی سطح وغیرہ پر ہے اور تمام ممالک کے لیے ایک مخصوص خطرے کو یکساں وزن دینا ایک من مانی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے ابھرتی ہوئی معیشتوں اور کم آمدنی والے ممالک کے لیے الگ پیمانے وضع کیے گئے۔ خطرے کے عوامل کا پتہ چلانے اور درست وزن دینے کے لیے آئی ایم ایف نے ایک طویل عمل اختیار کیا۔ بحران کے گزشتہ واقعات پر غور کیا گیا، ذخائر کے منتظمین کے انٹرویو اور سروے کیے گئے اور ذخائر کی طلب کی مراجعت اور مختلف ممالک میں پہلے ہی زیر استعمال پیمانوں کی حد سے ظاہر ہونے والی علامات پر غور کیا گیا۔ اس عمل سے گزرنے کے بعد چار کلیدی تغیر پذیر عوامل کا تعین کیا گیا: برآمدی آمدنی (XE)، قلیل المیعاد قرضہ (STD)، دیگر جزو دانی واجبات اور زرویع (M2) کے قائم مقام سیال ملکی اثاثے۔

قلیل المیعاد قرضہ اور دیگر جزو دانی واجبات ملکی ذخائر سے ممکنہ اخراج کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ برآمدی آمدنی میں کمی بنیادی طور پر بحران کے ذریعے کی عکاسی کرتی ہے۔ اگرچہ درآمدات زرمبادلہ کی موزونیت کی پیکائش میں استعمال ہوتی ہیں، تاہم، بنی طور پر، انہیں ادائیگیوں کے توازن کے بحران کی علامت تصور کیا جاسکتا ہے۔ آخر میں ان ملکی اثاثوں کی نمائندگی کے لیے زرر 2 کو استعمال کیا گیا جو بحران کے دوران بیچے اور منتقل کیے جاسکتے ہیں۔

آخر میں وزن دینے کے لیے مذکورہ بالا تغیرات میں بازار مبادلہ کے دباؤ کے زمانوں کے دوران دیکھے گئے tail event (دواں پرستائل) کو استعمال کیا جاتا ہے۔ معینہ اور رواں شرح مبادلہ کے نظام کے لیے distributions کا الگ الگ تخمینہ لگایا جاتا ہے، جن کی بنیاد پر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے مندرجہ پیمانے وضع کیے گئے:

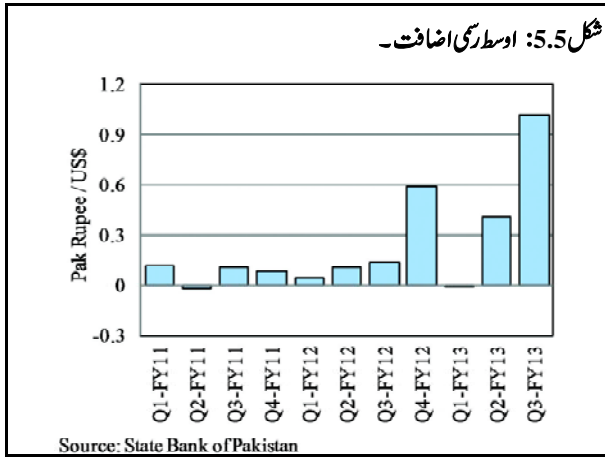
$$\text{رواں (Floating)} = 30\% \text{STD} + 15\% \text{OPL} + 10\% \text{XE} + 10\% \text{M2}$$

$$\text{معینہ (Fixed)} = 30\% \text{STD} + 10\% \text{OPL} + 5\% \text{XE} + 5\% \text{M}$$

یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مذکورہ بالا پیمانوں کی 100-150 فیصد کی حد کے اندر ہونے چاہئیں۔

ماخذ: زرمبادلہ کی موزونیت کا تعین، مرتبہ: مانیٹری اینڈ کیپٹل مارکیٹس، ریسرچ اینڈ اسٹریٹجی، پالیسی اینڈ ریپورٹ پارٹنرشپس، انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ۔ منظورہ کردہ: رضا مقام، جونائٹھن ڈی او سٹرائی اور رابرٹ شینی، 14 فروری 2011ء۔

جدول 5.4: م13ء کے دوران روپے اور ڈالر کی مساوات			
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
98.47	97.14	94.87	شرح مبادلہ (اختصاصی مدت)
-1.36	-2.34	-0.25	سہ ماہی کے دوران (فیصد)
0.33	0.87	0.22	(تبدیلی کا مشترکہ اثر) (فیصد)
-3.91	-2.58	-0.25	مجموعی (فیصد)
-1.61	-1.06	-0.37	مجموعی سیال ذخائر میں اضافہ کی (ارب امریکی ڈالر)
ماخذ: بینک دولت پاکستان			



5.5 شرح مبادلہ

مستحکم تیسری سہ ماہی لیکن

امیدیں معدوم رہیں

م13ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ سہ ماہی کی نسبت سکوت طاری رہا۔ نہ صرف روپے کی قدر میں کمی کی رفتار کم ہوئی بلکہ تغیر میں بھی خاصی کمی واقع ہوئی (جدول 5.4)۔ مجموعی طور پر پاکستانی روپے کی قدر میں م13ء کی جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران 3.9 فیصد کمی واقع ہوئی، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والی 5.2 فیصد کمی سے کم ہے۔ تاہم زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران غیر رسمی اضافت بڑھنا تشویشناک ہے (شکل 5.5)۔ ہماری رائے میں زرمبادلہ کی طلب میں غیر متناسب طلب پاکستانی روپے کی قدر میں مزید کمی کی توقع کی عکاسی کرتی ہے، جس کی وجہ سے بینکاری نظام سے باہر لوگوں کی ڈالرز رکھنے کے ضمن میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

5.6 تجارتی کھاتہ³

جولائی تا مارچ م13ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ سال بسال 8.9 فیصد کم ہوا، اس کے مقابلے میں گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 43.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ بہتری برآمدات میں سال بسال 5.4 فیصد اضافے اور درآمدات میں 1.6 فیصد کمی کی بنا پر آئی (جدول 5.5)۔

تاہم تجارتی خسارہ م13ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں سال بسال کم ہونے کے بعد تیسری سہ ماہی میں سال بسال 2.8 فیصد بڑھا۔ اس خرابی کی بنیادی وجہ برآمدات میں کمی تھی۔

5.6.1 برآمدات

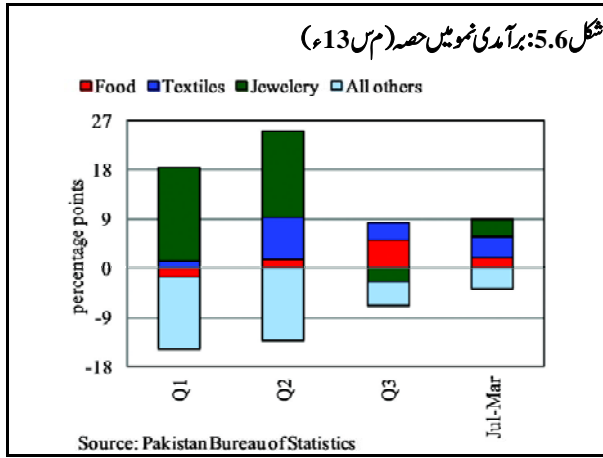
جولائی تا مارچ م13ء کے دوران ٹیکسٹائل اور غذائی اشیاء کی برآمدات بڑھنے کے سبب مجموعی برآمدات میں 5.4 فیصد کمی معتدل نمو ہوئی۔

³ اس حصے کا تجزیہ ادارہ شماریات پاکستان کے فراہم کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ ایچ پی آر کے اعداد و شمار سے مختلف ہوتے ہیں۔ تفصیلات کے لیے اعداد و شمار سے متعلق وضاحتی نوٹ 5 (ڈی) ضمیمہ الف ملاحظہ کیجیے۔

جدول 5.5: بیرونی تجارت			
تجارتی خسارہ	برآمدات	درآمدات	اے ب ڈالر میں مالیت
4.7	10.9	6.1	پہلی سہ ماہی - م س 13ء
5.2	11.1	5.9	دوسری سہ ماہی - م س 13ء
4.8	10.8	6.0	تیسری سہ ماہی - م س 13ء
16.2	33.3	17.1	جولائی تا مارچ م س 12ء
14.7	32.8	18.0	م س 13ء جولائی تا مارچ
سال ب سال فیصد نمو			
-9.2	-2.4	3.5	پہلی سہ ماہی - م س 13ء
-17.5	-4.2	11.6	دوسری سہ ماہی - م س 13ء
2.8	2.1	1.6	تیسری سہ ماہی - م س 13ء
43.6	14.7	-3.7	جولائی تا مارچ م س 12ء
-8.9	-1.6	5.4	جولائی تا مارچ م س 13ء
ماخذ: ادارہ شماریات پاکستان			

جولائی تا اکتوبر 2012ء کے دوران زیورات کی غیر معمولی برآمدات نے بھی اس نمو میں حصہ ڈالا (شکل 5.6)۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بیرونی طلب میں بہتری اور، سوتی دھاگے اور کپڑے کی بلند قیمتوں کا نتیجہ ہے تاہم، غذائی اشیاء کی برآمدات میں نمو بڑی حد تک عالمی منڈی میں بہتر قیمتوں کی مرہون منت ہے۔

بہر حال ان میں سے بیشتر فوائد مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران حاصل ہوئے اور بعد کے مہینوں میں برآمدات میں کمی واقع ہوئی، چنانچہ م س 13ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران برآمدات میں سال ب سال صرف 1.6 فیصد نمو ہوئی۔



ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا، اس کے برعکس گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 9.7 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ سوتی دھاگے، کپڑے، ہوزری، تولیہ، اور تیار ملبوسات کی برآمدات میں نمایاں اضافے کے ساتھ یہ نمونہ قطعاً وسیع البیاد تھا (جدول 5.6)۔ مزید برآں، م س 13ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات کی بحالی میں بڑی حد تک ان اشیاء کو دخل تھا جو کم اضافہ قدر کی حامل ہیں جبکہ تیسری

سہ ماہی کی برآمدات کو بلند اضافہ قدر کی حامل اشیاء سے تقویت ملی (شکل 5.7)۔⁴ کم اضافہ قدر کی اشیاء کی برآمدات بڑھنے میں بلند مقدار اور بلند نرخوں دونوں کو دخل تھا۔ دوسرے، چین میں سوتی دھاگے اور کپڑے کی بلند طلب پائی گئی تھی۔⁵ بلند اضافہ قدر کی حامل ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو کی

4 مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کا تقریباً 60 فیصد بلند اضافہ قدر کی حامل اشیاء پر مشتمل ہے، جبکہ باقی ماندہ کم اضافہ قدر کی حامل اشیاء ہیں۔

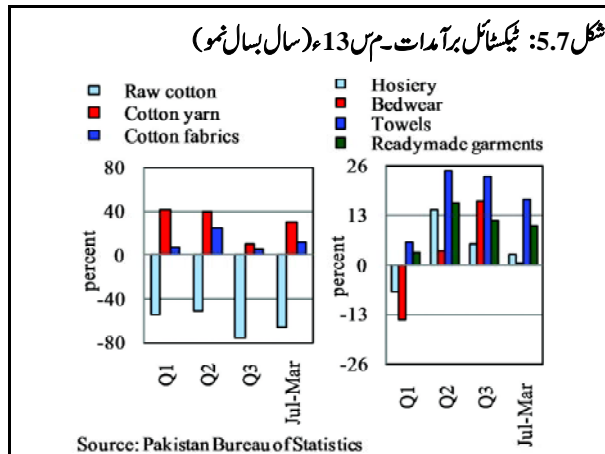
5 یہ تبدیلی چین میں مزدوری کی مسلسل بڑھتی ہوئی اجرتوں کی وجہ سے ہے، جس کے سبب وہاں پیداواری لاگت میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس کے پاس کم لاگت کے مزدوروں کی بہتات کے علاوہ کپاس کی پیداواری وسیع اساس بھی موجود ہے، جسے بنائی، جنگ اور اسپننگ کے شعبوں میں کسی حد تک عمودی یکجائی (vertical integration) کی مدد بھی حاصل ہے۔

جدول: 5.6 (جولائی تا مارچ) م س 13ء: ٹیکسٹائل برآمدات				
ٹیکسٹائل	فیصد نمو (سال بسال)			ملین ڈالر
	مطلق فرق	حجم کا اثر	قیمت کا اثر	
ٹیکسٹائل	7.2			
خام کپاس	-65.1	-236.0	-222.8	-13.2
سوئی دھاگہ	29.7	379.9	457.0	-77.1
سوئی لمبوسات	11.7	208.4	-65.8	274.2
ہوزری	2.9	42.6	62.8	-20.2
بستر کا سامان	0.5	7.0	95.0	-88.0
تولید	17.5	85.4	114.8	-29.5
تیار شدہ لمبوسات	10.2	121.5	131.5	-9.9
کم اضافہ قدر کی حامل اشیا	10.0	352.3	168.4	184.0
زیادہ اضافہ قدر کی حامل اشیا	6.0	256.4	404.1	-147.7

ماخذ: ادارہ شماریات پاکستان

بنیادی وجہ یہ تھی کہ یورپی یونین نے 75 زمروں کی اشیا کو 15 نومبر 2012ء سے ڈیوٹی فری رسائی دینے کا اعلان⁶ کیا جس سے برآمدی حجم بڑھ گیا، نیز 2012ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران امریکی معیشت میں معمولی بہتری سے وہاں طلب میں اضافہ ہوا (جدول 5.7)۔

منقولی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان بجلی کی قلت پر قابو پانے کے لیے خود اپنی بجلی پیدا کرنے کے پائپس نصب کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ سیالیت کی رکاوٹوں اور خام مال کی قلت جیسے مسائل نے پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔



غیر ٹیکسٹائل شعبہ

جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بسال 3.4 فیصد اضافہ ہوا (شکل 5.8)۔ بڑی حد تک یہ اضافہ بلند قیمتوں کی وجہ سے ہوا کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران پیشتر غیر ٹیکسٹائل برآمدات کے حجم میں کمی واقع ہوئی ہے۔

اگرچہ غیر ٹیکسٹائل شعبے میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمو بڑی حد تک زیورات کی

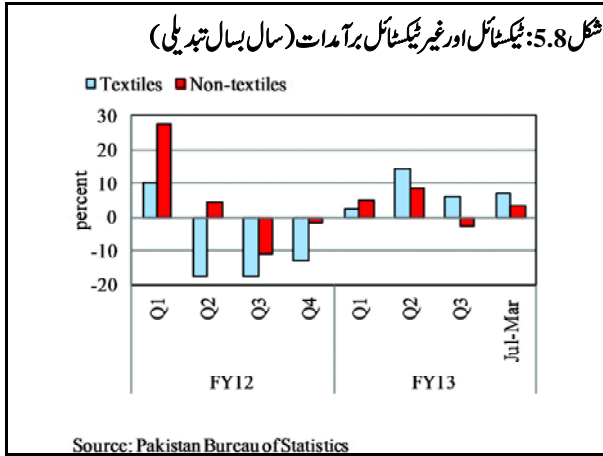
برآمدات کی وجہ سے ہوئی، تاہم تیسری ششماہی میں غذائی اشیا کی برآمدات سبقت لے گئیں۔ غذائی اشیا کی برآمدات رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں کم رہنے کے بعد تیسری سہ ماہی کے دوران 28.7 فیصد کی ٹھوس نمو کے ساتھ بحال ہوئیں۔ دوسری جانب زیورات کی برآمدات م س 13ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 54 فیصد گر گئیں۔ م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں اضافے کو ملکی اور عالمی قیمتوں میں بلند فرق اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے منسوب کیا گیا۔⁷

⁶ م س 13ء کے دوران پاکستان کو 75 زمروں کی ڈیوٹی فری برآمدات تک رسائی سے 350 ملین تا 500 ملین ڈالر حاصل ہونے کی توقع ہے۔ پاکستان کو 19 زمروں میں اپنے مسابقت کاروں (بنیادی طور پر بھارت اور بنگلہ دیش) پر قیمت کا فائدہ حاصل ہے۔

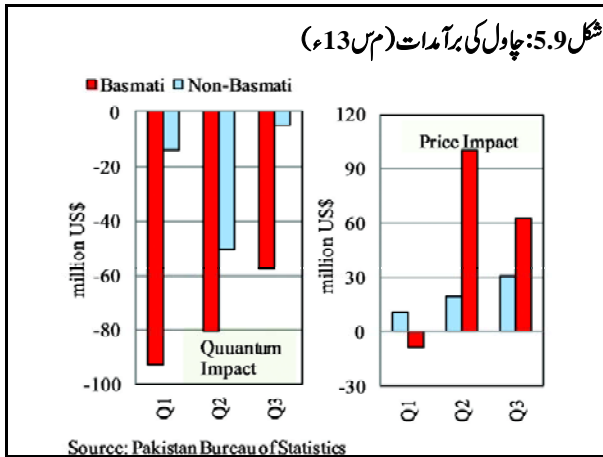
⁷ خاص طور پر متحدہ عرب امارت کی گولڈ مارکیٹ کے حوالے سے قیمتوں کا فرق گذشتہ چند ماہ کے دوران بہت زیادہ رہا ہے۔ پاکستان 90 فیصد سے زیادہ زیورات متحدہ عرب امارت کو برآمد کرتا ہے۔

جدول 5.7: جولائی تا فروری (م 13ء) ٹیکسٹائل اور ٹیکسٹائل برآمدات کی امریکی درآمدات		
فیصد میں سال بسال تبدیلی		
مالیت	مقدار	
بنگلہ دیش	26.0	14.0
چین	17.3	12.8
بھارت	17.5	10.2
پاکستان	15.2	7.8
ویتنام	22.6	21.5
ماخذ: امریکی حجم تجارت		

چاول کی برآمدات کم ملکی پیداوار اور مون سون بارشوں میں تاخیر کی وجہ سے فصل کی کٹائی میں دیر ہونے کے سبب سال بسال 7 فیصد کم ہوئیں (شکل 5.9)۔ باسیتی چاول کی برآمدات کم برآمدی حجم کی بنا پر نمایاں طور پر 22.4 فیصد گھٹ گئیں⁸ جبکہ غیر باسیتی چاول کی برآمدات بلند اکائی قیمتوں کے سبب 2.8 فیصد بڑھ گئیں تاہم، چاول کی برآمدات م 13ء تیسری سہ ماہی کے دوران 11.8 فیصد کی ٹھوس نمو کے ساتھ بحال ہوئیں۔

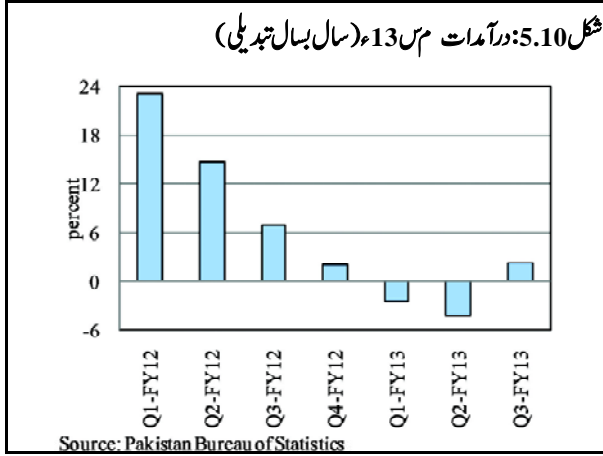


دیگر ایشیا میں زپورات، سیمنٹ، برقی پنکھوں اور سنگ سلیمانی کی مصنوعات کی برآمد میں اضافہ ہوا، تاہم کھیلوں کے سامان، کیمیکلز اور ادویہ، اور چمڑے کی برآمد میں کمی نے اضافے کے اثرات جزوی طور پر زائل کر دیے۔ سیمنٹ کی برآمدات میں اضافہ افریقی منڈیوں کی ٹھوس طلب اور نسبتاً بہتر برآمدی قیمتوں کے سبب ہوا۔ راب کی برآمد کم رہی، جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض صنعتوں میں توانائی پیدا کرنے کے لیے اس کا استعمال بڑھ گیا ہے۔



5.6.2 درآمدات
م 13ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہیوں کے دوران درآمدات میں کمی واقع ہونے کے بعد تیسری سہ ماہی میں اضافہ ہوا (شکل 5.10)۔ درآمدات نے تیسری سہ ماہی کے دوران مشینری، خام کپاس اور دھات کی درآمد سے رفتار پکڑی اور غذائی اشیاء،

⁸ بھارت کی جانب سے گذشتہ سال متعارف کرائی گئی باسیتی کی ایک نئی قسم نے عالمی منڈی کے خاصے حصے پر قبضہ کر لیا۔ ایران دو سال قبل پاکستان کے لیے چاول کی دوسری بڑی برآمدی منڈی تھی لیکن انجمن چاول برآمد کنندگان پاکستان (REAP) کے مطابق ایرانی منڈی کے ہاتھ سے نکلنے کا سبب پاکستان سے مبادلہ کرنسی کے انتظامات کی عدم موجودگی ہے، جبکہ بھارت کے پاس یہ ان انتظامات کے ساتھ ساتھ 'خوراک کے بدلے تیل' کا انتظام بھی موجود تھا۔



ٹرانسپورٹ اور زرعی اشیا کی درآمد میں نمایاں کمی کا ازالہ کر دیا (جدول 5.8)۔

ٹیکسٹائل کی درآمدات میں جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران 8 فیصد نمو ہوئی، جس کی وجہ ملکی پیداوار میں شدید کمی کے پیش نظر سوتی دھاگے اور کپڑے کی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے پاکستان کی جانب سے بڑی مقدار میں خام کپاس کی درآمد ہے۔⁹ اگر کپاس کی عالمی قیمت میں کمی واقع نہ ہوئی ہوتی تو پاکستان کا درآمدی بل بہت زیادہ ہوتا۔¹⁰

جدول 5.8: جولائی تا مارچ م س 13ء درآمدی کارکردگی				
نمونہ فیصد حصہ		سال بسال نمو (فیصد)		
تیسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	تیسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	مجموعی
		2.1	-3.3	
جس میں سے				
-19.2	59.9	-3.6	-17.3	غذائی اشیا
125.3	-18.8	-3.9	9.7	ٹرانسپورٹ
-68.2	-13.2	-4.4	1.3	پٹرولیم مصنوعات
115.0	15.4	45.4	-9.4	ٹیکسٹائل
-100.4	69.7	-13.7	-13.9	زرعی اشیا اور مکھلیز
59.1	-21.5	20.3	11.8	دھاتیں

ماخذ: ادارہ شماریات پاکستان

اسی طرح دھاتوں (سونا، لوہا اور فولاد) کی درآمد میں بھی جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران اضافہ ہوا (شکل 5.11)۔ سونے کی درآمد میں اضافہ زیورات کی زائد برآمدات سے منسلک ہے، جبکہ لوہے اور فولاد کی درآمدات میں اضافہ فولاد کی پیداواری استعداد بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔¹¹

اس کے برعکس جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران غذائی اشیا کی درآمدات میں کمی خوردنی تیل کی گرتی ہوئی درآمدات کے سبب ہوئی۔ تاہم، پام آئل کی درآمدات تیسری سہ ماہی میں زور پکڑ گئیں کیونکہ دیگر خوردنی تیلوں کی نسبت یہ تیل کم قیمت ہے اور اس کی طلب بڑھنے کی وجہ سے اس کی درآمدات میں 64.4 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔¹²

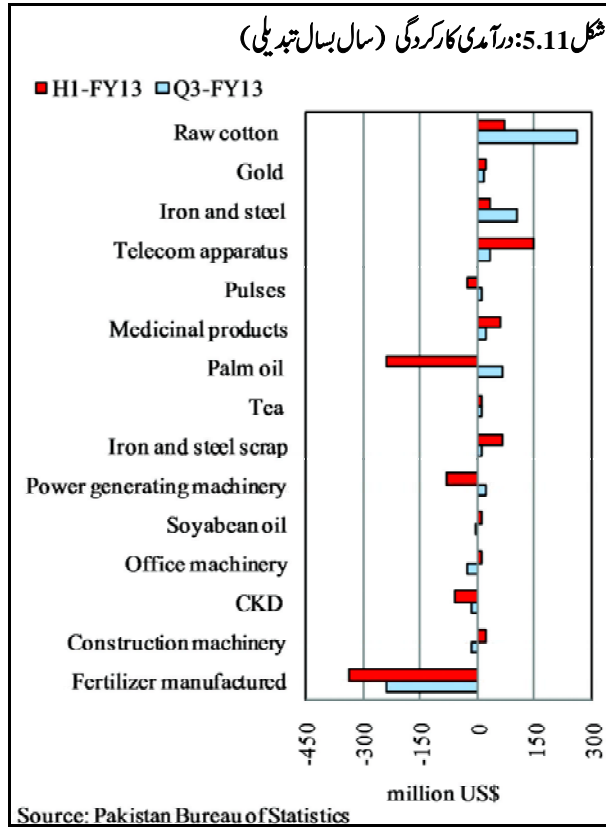
جہاں تک ٹرانسپورٹ گروپ کا تعلق ہے، الگ الگ پوزوں کی شکل میں درآمدات جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران 14.5 فیصد گر گئیں، جس سے موٹر گاڑیوں کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے کیونکہ جولائی 2012ء سے ملک میں مختلف ماڈلز کی گاڑیاں (یعنی سوزو کی آلٹو اور داتسو

⁹ تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپاس کی پیداوار نہ صرف ہدف سے بلکہ گزشتہ سال کی سطح سے بھی کم رہے گی۔

¹⁰ عالمی منڈی میں کپاس کی قیمتیں جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں سال بسال 23 فیصد کم ہیں۔

¹¹ اطلاعات کے مطابق 2012ء کے دوران کراچی میں فولاد کے تین نئے پائپس کی تنصیب عمل میں آئی تھی (ایک م س 12ء کی دوسری ششماہی میں اور دوسری م س 13ء کی پہلی ششماہی میں لگائے گئے)۔

¹² ملائیشی نے، جو دنیا میں سب سے زیادہ خوردنی تیل پیداوار سے زیادہ برآمد کرتا ہے، خوردنی تیل پر درآمدی ٹیکس کم کر دیا ہے، جس سے عالمی منڈی میں اس کی قیمتیں کم ہو گئیں۔



کورے) بنی بند ہو گئی ہیں۔ جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران موٹر گاڑیوں کی مجموعی پیداوار 84,489 یونٹس تھی، جبکہ گذشتہ سال یہ پیداوار 110,059 یونٹس تھی۔¹³ درآمدی پالیسی میں تبدیلی، جس کے تحت استعمال شدہ گاڑیوں کی مدت کم کر دی گئی ہے، کی وجہ سے بھی گاڑیوں کی درآمد میں کمی واقع ہوئی۔¹⁴

پاکستان کے بڑی مقدار میں خام تیل پروسیس کرنے (خصوصاً، م س 13ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران) اور خام تیل کی کم عالمی قیمتوں کے سبب جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران پاکستان کا پیٹرولیم کا درآمدی بل کم ہوا۔¹⁵

زیر جائزہ مدت کے دوران کھاد کی درآمدات میں 53.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کا سبب بڑھی ہوئی ملکی پیداوار اور گذشتہ سال کے نیچے ہوئے ذخائر ہیں۔

¹³ گذشتہ سال حکومت پنجاب کی بلوکیب اسکیم کے تحت 20,000 یونٹس تیار کیے گئے۔

¹⁴ وزارت تجارت نے استعمال شدہ گاڑیوں کی درآمد کے لیے مدت پانچ سے کم کر کے تین سال کرنے کے لیے دسمبر 2012ء میں لازمی انضباطی حکمت نامہ (Statutory Regulatory Order (SRO) جاری کیا۔

¹⁵ اکتوبر تا مارچ م س 13ء کے دوران پاکستان کی خام تیل کی پروسیسنگ کی ماہانہ اوسط 880 ہزار میٹرک ٹن رہی جبکہ گذشتہ تین برسوں کی اوسط 800 ہزار میٹرک ٹن تھی۔ جولائی تا مارچ م س 13ء کے دوران خام تیل کی اوسط قیمت 103.3 ڈالر فی بیرل رہی، جبکہ م س 12ء کے دوران یہ 106.2 ڈالر فی بیرل تھی۔